مطبوعات

اصولِ وراثتِ ترکہ
مؤلف : مولینا محمد خلیل اللہ ربانی
ناشر : ادارۂ تعلیم و تصنیف سلیم آباد خیرپور میرس ۔ سندھ
سائز ۱۸×۲۳ صفحات ۱۲۸
ٹائیٹل دبیز کمرشل آرٹ پیپر
کتابت و طباعت مناسب
قیمت : دس روپے

اسلام کا قانونِ وراثت اسلامی معاشرے میں روزمرہ بکثرت استعمال ہونے والا قانون ہے ۔ مگر یہ اپنی ٹکنیکل تفصیلات کی وجہ سے خاصا پیچیدہ بھی ہے ۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو مسائلِ میراث میں زکوٰۃ سے بڑھ کر ریاضی کو استعمال کرنا پڑا اور انہوں نے اس زمانے میں کسور کے حساب سے کام لیا ۔ مفتیانِ دین اور اساتذہ میں سے ہر دور میں بعض اصحاب اس مضمون میں تخصص کا مقام حاصل کرتے رہے ہیں ۔ اسلامی مدارس کے درسِ نظامی میں علم ترکہ کا مضمون شامل ہے ۔ یہ کتاب ان مدارس کے طلبہ کی سہولت کے لیے اُردو میں لکھی گئی ہے اور مؤلف نے افادۂ عام کو بھی ملحوظ رکھا ہے ۔ اُمید ہے کہ یہ وکلا اور عملۂ مال اور عدالتوں کے لیے بھی ممد ہو گی ۔ مولینا محمد خلیل اللہ صاحب نے نظامِ وراثت کو فقہ حنفی کے مطابق مرتب کیا ہے ۔ بہ حیثیت مجموعی یہ ایک اچھی خدمت ہے ۔

اس مختصر کتاب میں اسلامی قانونِ میراث کے تحت ضروری احکام اور انطباقات بیان ہو گئے ہیں اور مولانا محمد خلیل اللہ ربانی نے کسی پہلو سے کسر نہیں چھوڑی ہے ۔ ۱۵ ابواب اور خاتمے کے صفحات میں تمام امکانی مستحقینِ وراثت کے حصص مختلف صورتوں میں بتائے گئے ہیں ، اور آخر میں ایک ایسا نقشہ بھی شامل کتاب ہے جس کے ذریعے کسی بھی خاص رشتے کے استحقاق کو بیک نظر جانا جا سکتا ہے اور دو مختلف مستحقین کے حصص کو تقابلاً سمجھنا بھی آسان ہے ۔

مجھے مولینا محمد خلیل اللہ ربانی کا یوں بھی بڑا احترام ملحوظ ہے، پھر مفتی محمد جمیل صاحب (خیرپور میرس سندھ) کے منظوم تاثرات کے علاوہ مفتی سید سیاح الدین صاحب کا کاخیل کا لکھا ہوا پیش لفظ جب یہ شہادت دیتا ہے کہ یہ کتاب شرعی احکام کے سمجھنے کے لیے "ہر پہلو سے بے نظیر اور منفرد ہے" تو میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھ ایسے عامی قلم کش کے لیے کوئی حرفِ تنقید کہنے کی گنجائش ہی نہیں۔ مگر ترجمان القرآن میں جس طرح کے مختصر تعارفی نوٹ کتابوں پر لکھے جاتے ہیں، اُن میں کچھ نہ کچھ مشورہ دینے کی راہیں نکلتی ہیں۔

مفتی سیاح الدین صاحب نے اس کتاب کا یہ مدعا بھی نمایاں کیا ہے کہ اُردو پڑھے لکھے لوگ بھی بڑی آسانی کے ساتھ دینی مسائل سیکھ سکیں۔ مگر میں عام اُردو خواں طبقے کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مولینا محمد خلیل اللہ ربانی کی تحریر پر اصطلاحات کا بوجھ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لیے میں بطور مثال اوّلین مختصر جملے کو پیش کرتا ہوں جس میں ترکہ کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ جملہ یہ ہے کہ "ترکہ یا میراث وہ مال ہے (عین یا دین) جسے کوئی انسان مرتے وقت چھوڑتا ہے۔" عین یا دین میں سے اگر ۲۰ فی صد اصحاب کو دین کے معنی معلوم نہ ہوں گے تو عین کا مفہوم ۸۰ فی صد کے پلّے نہ پڑے گا۔ یعنی بہت سے قاری پہلے ہی فقرے میں اُلجھ گئے۔ جملے کے آس پاس کسی نوٹ کی صورت میں یا کسی حاشیے کے پیرائے میں عین و دین کی کوئی وضاحت نہیں ہے۔ دین کا ترجمہ موجود ہے "عین" کا مفہوم ادا کرنے والا کوئی لفظ تجویز کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو سرسری سی مثال تھی۔ آگے صفحوں کے صفحے ایسے ہیں کہ جن میں کوئی جملہ بھاری بھر کم اصطلاح سے خالی نہیں ہے حالانکہ بہت سی اصطلاحات کے نئے ترجمے ہو جانے چاہئیں۔ یہ تو درست ہے کہ باب کے شروع میں متعلقہ اصطلاحات کے مطالب بیان کر دیے گئے ہیں مگر "مقتع لہ بالنسب علی الغیر" جیسی اصطلاحوں کا تشریح کے باوجود استعمال متن کو بھاری بنا دیتا ہے۔ اسی طرح میرا ایک مشورہ یہ ہے کہ میراث میں استعمال ہونے والی ریاضی کو نئی شکل دی جاتی چاہیے جو زمانۂ حاضر میں زیادہ قابلِ فہم ہے۔ جدید نظامِ کسور اور اعشاری حساب بلکہ الجبرا تک کو میراث کی ریاضی پر منطبق کرنا چاہیے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہو گا کہ ریاضی کے درسی نصابات میں میراث کے حساب کو بھی شامل کیا جا سکے گا۔

میرا ایک مشورہ یہ بھی ہے کہ کتاب کے اوّلین باب میں قانونِ وراثت کے اساسی اصول قرآن و حدیث کے نصوص کے ساتھ بیان کیے جانے چاہییں، اور ان کی حکمتوں اور مصلحتوں پر جو روشنی ڈالی جا سکتی ہو، وہ ڈالی جانی چاہیے۔ مثلاً اوّلاً یہ اصول کہ میراث کے حقوق خدا کے عطا کردہ حقوق ہیں یا یہ کہ حق داروں کے

کے حصوں کی کمی بیشی کے اسرار و رموز کو وہی جانتا ہے کہ کیوں کسی کو زیادہ اور کسی کو کم حصہ ملنا چاہیے اور کسی کو محروم و محجوب رہنا چاہیے یا یہ کہ ایک ہی رشتے کے مردوں اور عورتوں کے لیے حصص کی نسبت ۲ : ۱ ہے یا یہ کہ میراث کا ایک اصول "الاقرب فالاقرب" ہے۔ یعنی جو جتنا قریبی ہے اتنا ہی وہ استحقاق میں آگے ہے۔ پہلے درجے کا قریبی موجود نہ ہو تو دوسرے درجے کا لیا جائے گا وغیرہ۔

پھر چونکہ بعض دوسرے ممالک میں بھی اور خصوصیت سے ہمارے یہاں یتیم پوتے کے حق وراثت کا مسئلہ متجددین کی طرف سے بڑے زور سے اٹھایا جاتا رہا ہے اور موجودہ عائلی قوانین پر بھی اس کی چھاپ ہے، اس لیے ایک مستقل باب میں اس مسئلے پر ایسی مدلل بحث کرنے کی ضرورت تھی کہ جو طلبہ اسے پڑھ کر نکلیں وہ پیش آنے والی بحثوں سے عہدہ برآ ہو سکیں۔

اگر ان مشوروں میں سے کسی کو جناب مؤلف پسند کریں تو اگلا ایڈیشن نئی شکل میں مرتب کر سکتے ہیں۔

الامام ابوالاعلیٰ المودودیؒ

تالیف : مولینا خلیل حامدی

ناشر : مکتبۃ العلمیہ - لاہور - پاکستان

صفحات : ۷۱

قیمت درج نہیں۔

عربی میں لکھی ہوئی یہ کتاب مولینا مودودیؒ کی سوانح، دعوت اور جدوجہد کو واضح کرتی ہے۔ برادرم خلیل حامدی رئیس دارالعروبہ (لاہور) جہاں اپنے ذاتی مطالعۂ دین اور عربی زبان میں مہارت کی وجہ سے ایک اہم مقام رکھتے ہیں، وہاں سید مودودیؒ کے ساتھ بطور سیکرٹری (شعبۂ عربی) برسوں کام کر کے انہوں نے سید موصوف کی دعوت و جدوجہد کے مختلف پہلوؤں کو بڑی خوبی سے سمجھا ہے۔

سوانحی تذکرے کے ساتھ انہوں نے اپنی کتاب میں مولینا کے تحریکی کام کو مرحلہ وار بیان کیا ہے۔ تاسیس جماعت سے قبل اور اس کے بعد کے ادوار کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ پھر تشکیل پاکستان کے بعد اسلامی دستور کے لیے رائے عام کو منظم و متحرک کر کے مولینا نے اپنی جدوجہد سے جو نتائج و اثرات پیدا کیے ہیں، اُن کو سمیٹا گیا ہے۔

مولینا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کا ایک بڑا دائرہ اثر چونکہ دنیائے عرب میں پھیلا ہوا ہے، اس لیے یہ کتاب ایک خاص افادیت رکھتی ہے۔ کاغذ، طباعت، ٹائیٹل بہت معیاری ہیں۔